ٹاون ہال پلوامہ میں نعتیہ محفل آراستہ

مختلف علاقوں سے آئے ہوئے شعراء کی شرکت

پلوامہ//

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے زیر اہتمام غیور کلچرل فونڈیشن اور ضلع اطلاعاتی مرکز کے اشتراک سے ٹاون ہال پلوامہ میں ایک نعتیہ محفل منعقد کی گئی۔ وادی کے اطراف و اکناف سے آئے ہوئے شعرائے کرام نے محفل میں اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔ تقریب میں ضلع ترقیاتی کمشنر منیر الاسلام نے بطورِ مہمانِ خصوصی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے بچوں کو علم و ادب کی طرف مائل کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ مشاعروں، مباحثوں اور سماجی مسائل پر اس قسم کی تقریبات منعقد کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے لہٰذا ضلع انتظامیہ ادبی ماحول کو فروغ دینے میں ہر قسم کا تعاون (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ڈگری کالج پونچھ میں صوفیانہ محفلِ موسیقی

فن اور ثقافت کے فروغ کے لئے کوششیں

پونچھ//

جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے راجوری دفتر کے زیر اہتمام گورنمنٹ ڈگری کالج پونچھ کے آڈیٹوریم ہال میں صوفیانہ محفلِ موسیقی منعقد کی گئی جس میں لل دید، شیخ العالمؒ حبہ خاتون، وہاب کھار اور شمس فقیر کے علاوہ دیگر شعراء کا کلام پیش کیا گیا۔ رُکن اسمبلی شاہ محمد تانترے نے تقریب کی صدارت کی جبکہ ڈپٹی کمشنر پونچھ محمد ہارون ملک مہمانِ خصوصی کے علاوہ اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر گوجری ڈاکٹر جاوید راہی، سپیشل آفیسر فرحت لون، کے ڈی مینی، کے کے کپور اور ڈاکٹر سبھاش رینہ بھی ایوانِ صدارت میں موجود تھے۔ تقریب میں ڈپٹی کمشنر اور ایم ایل اے حویلی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وادی کشمیر سے تعلق رکھنے والے فنکاروں کی خطہ پیر پنچال میں آمد اور ان کے فنی مظاہرہ سے نہ صرف مقامی فنکاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے بلکہ یہاں کے کشمیری بسنے والے اور دوسرے نوجوانوں کو کشمیری زبان، کلچر اور موسیقی کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ انہوں نے کلچرل اکیڈیمی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے گزارش کی کہ اس طرح کے پروگرام خطہ پیر پنچال خاص کر پونچھ میں زیادہ تعداد میں کروائے جائیں۔ ☆☆

پنڈت تیج کرشن جلالی کے اعزاز میں تقریب

کلاسیکی موسیقی کے شعبے میں اُن کی خدمات کو سراہا گیا

جموں//

فن، ثقافت اور زبانوں سے وابستہ مختلف شخصیات کی اعزاز پوشی کے مقصد سے جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے زیر اہتمام ریڈیو کشمیر، جموں کے تعاون سے ریاست کے ایک معروف فنکار تیج کرشن جلالی کے اعزاز میں کے ایل سہگل ہال میں ایک تقریب آراستہ کی گئی۔ معروف تجزیہ نگار ڈاکٹر للت گپتا تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے جبکہ پروگرام سربراہ ریڈیو کشمیر، جموں ستیش ملہوترہ، اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن اور پنڈت تیج کرشن ایوانِ صدارت میں موجود تھے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر للت گپتا نے پنڈت تیج کرشن جلالی کی کلاسیکی موسیقی میں خدمات کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ جلالی نے اپنی زندگی کا ایک اہم حصہ فن کی خدمت میں صَرف کیا ہے۔ انہوں نے اکیڈیمی اور ریڈیو کشمیر، جموں کے مشترکہ تعاون سے کئے جارہے ایسے پروگراموں کی سراہنا کی اور کہا کہ فنکاروں کی اعزاز پوشی کر کے انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے کیونکہ فنکار ہمارے سماج کا وہ حصہ ہیں جو تہذیب و ثقافت کی آبیاری کر رہے ہیں۔ ہندی اور ڈوگری زبانوں کے معروف قلمکار برج موہن نے جلالی صاحب کی حیات اور فن پر مفصل مقالہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا جنم مارچ ۱۹۳۱ء میں رینہ واری سرینگر میں ہوا۔ ابتدائی تعلیم سرینگر میں حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۸ء میں جیواجی یونیورسٹی گوالیار سے ہندوستانی کلاسیکی موسیقی میں ایم اے کی ڈگری اول درجہ میں حاصل کی۔ پنڈت جلالی آگرہ اور گوالیار کے ایک معروف روایتی گھرانہ کے تربیت یافتہ، فنکار، کمپوزر اور اُستاد ہیں جنہوں نے پنڈت چیدانند ناگرکر ممبئی اور پنڈت بالا صاحب پوچھوالے گوالیار کی تربیت گاہ میں دس سال تک تربیت حاصل کی۔ پنڈت جلالی نے بحیثیت استاد IMFA میں ۲۵ سال دیئے اور بحیثیت ڈین فیکلٹی آف میوزک اپنے فرضِ منصبی سے سبکدوش ہوئے۔ اس سے قبل اکیڈیمی کی طرف سے ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے اکیڈیمی کی سرگرمیوں کا اجمالی خاکہ پیش کیا۔ ☆☆

ڈوگری مانیتا دِوس پر ادبی تقریب آراستہ کی گئی

مختلف زبانوں کی ترویج کے لئے اکیڈیمی کی کوششیں

جموں//

ڈوگری مانیتا دِوس پر جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز کے زیر اہتمام جموں یونیورسٹی کے ڈوگری شعبہ کے اشتراک سے ڈوگری کہانی گھوشٹی منعقد کی گئی۔ جموں یونیورسٹی کے سنسکرت شعبہ کے صدر پروفیسر کیدار ناتھ شرما نے تقریب کی صدارت کی جبکہ ڈوگری شعبہ کی صدر پروفیسر سُشما شرما، اکیڈیمی کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ڈوگری رتن بسوترہ، پروفیسر ارچنا کسیر اور پروسیر شیو دیو سنگھ منہاس ایوانِ صدارت میں موجود تھے۔ پروفیسر کیدار ناتھ نے صدارتی خطبے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تقریب میں پیش کی گئی کہانیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ (باقی صفحہ ۲۲ پر)